30/01/2012

پیB کی ہیّت میں تخفیف

(پیB ٹرنکیشن)

سوال نمبر 1۔ پیB ٹرنکیشن کیا ہے؟

جواب: ٹرنکیشن ایک عمل ہے جس میں پیB جاری کرنے والی بینک ۔ پیB بہاؤ کو پیB جمع کرنے والی بینک سے جسمانی طور پر (فزیکلی) پیB کو راستہ میں روک لیا جاتا ہے اور اس کے بدلے پیB کے الیکٹرانک ãکو کلیرنس ہاؤس کے ذریعہ پیB جاری کرنے والی بینک کو بھیجا جاتا ہے ساتھ ہی متعلقہ جانکاری، مائکر بینڈ پر کے ڈیٹا۔ جمع ہونے کی تاریخ جمع کرنے والی بینک وغیرہ بھی بھیجی جاتی ہیں۔ اس طرح طرح سے پیB ٹرنکیشن میں فر p ا 2 ومنٹ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں رہتی سوائے کلیر۔ مقصد کے لئے کچھ خاص وجوہات کو چھوڑ کر۔ اس سے فز p پیB کے بہاؤ میں آنے والی قیمتوں میں کمی، وقت میں کمی اور پیB پر و ù میں خوبصورتی بنی رہتی ہے۔

سوال نمبر 2۔ ہندوستان میں ٹرنکیشن کیوں؟

جواب: جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، پیB کلیکشن عمل میں تیزی آتی ہے پیB ٹرنکیشن سے اور اس سے گاہکوں کو بہتر: مات حاصل ہوتی ہیں۔ اس سے کلیر۔ سے %ے فراڈ (دھوکہ/دھڑی) میں کمی، ا 2 ومنٹ گم ہونے کا: شہ کم اور بینکوں کے مابین آنے والے مسائل میں ہم آہنگی وغیرہ آتی ہے۔ کل 5 کر سسٹم زیادہ بہتر ہے۔ ریزرو بینک نے رقم کے بہاؤ کو بہتر بنانے کے لئے اور بھی بڑے قدم اٹھائے ہیں جیسے آر ٹی جی ایس اور این ای ایف ٹی اس میں بینکوں کے مابین بہتر ل میل، گاہکوں کو آن۔ لائن ادائیگی کم وقت میں شامل ہے پھر بھی ملک میں آج بھی پیB کے ذریعہ ادائیگی ایک اہم طر i تا جاتا ہے اس لئے ریزرو بینک نے پیB کلیر۔ میں سر(+ اور بہتری پر اپنی نگاہیں مرکوز کی ہیں اور + ل کے طور پر پیB ٹرنکیشن سسٹم اپنایا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ پیB ٹرنکیشن سسٹم (سی ٹی ایس) فز p دستاویز کو آپس میں تبدیل کرنے کے مقابلہ بہتر اور محفوظ طریقہ کار ہے۔

عملی استعداد کے علاوہ، سی ٹی ایس بینکوں اور گاہکوں بشمول Ǩ نی وسائل کی بہتر کارکردگی لا : میں کمی کارگزاری طر h ں کو نئی شکل دینا، بہتر: مت، نئی تکنیک کا استعمال وغیرہ کی ترغیب دیتا ہے۔ لہٰذا اہم کہہ h ہیں کہ سی ٹی ایس ادائیگی Âم میں ریزرو بینک کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدام نے بہتر کارکردگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

سوال نمبر 3۔ ملک میں سی ٹی ایس کے عمل کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: ریزرو بینک آف انڈیا نے نیشنل کیپٹل ر Y (این سی آر) دہلی میں فروری 1، 2008 سے سی ٹی ایس کو ایک پائلٹ پروجیکٹ کی طرح شروع کیا۔ چیکوں کو مائکر سسٹم سے پیB ٹرنکیشن سسٹم میں منتقل کرنے کے بعد جولائی 1، 2009 سے سی ٹی ایس شروع ہوا اور اس طرح این سی آر میں روایتی طور پر مائکر C پر پیB چھٹائی کا طریقہ کار روک دیا گیا۔ بڑی کمپنیوں کے حصہ داروں کے احساسات اور اس Âم کے فائدوں کو دیکھ کر اس سی ٹی ایس کو پورے ملک میں لاگو کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے مطابق چنئی میں اس Âم کو ستمبر 22، 2011 سے کچھ بینکوں کے ساتھ لاگو کیا گیا۔

سوال نمبر 4۔ ملک میں سی ٹی ایس کو عمل میں لانے کی بہتر رسائی کیا ہے؟

جواب: بہتر رسائی کا تصور قومی پیمانہ پر گرڈ کی رسائی ہے۔ اس خاکہ کے تحت ملک بھر میں چیکوں کے حجم کو جو مختلف جگہوں پر کلیر کئے جاتے ہیں کم کر کے 5 یا 6 گرڈوں میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ہر ایک گرڈ اپنے اختیار میں آنیوالے سبھی کلیر۔ مراکز کو پر و ù اور کلیر۔ کی: مات مہیا کرائے گی اسی طریقہ کار میں ایک بڑا دیہی دیشوں کی بینکیں ان کی بینچیں اور گاہک جو دور دراز کے علاقوں میں رہتے ہیں فیضیاب ہوں گے، خواہ ایسے علاقوں میں پہلے سے ہی پیB کلیر۔ انتظام ہو یا نہ ہو۔ اس وقت چنئی گرڈ شروع کر دی گئی ہے۔ # یہ پوری طرح سے کام کرنے لگے گی تو یہ صرف چنئی شہر۔ محدود نہیں رہے گی بلکہ کرناٹک، کیرلہ اور تمل ناڈو ریاستوں کے 17 مائکر مراکز اور ای سی ایس مراکز جو دوسرے بینکوں کے ذریعہ ` ئے جاتے ہیں وہ نیز وہ علاقہ جہاں کلیر۔ Đ اسٹرکچر نہیں ہے، بھی فیضیاب ہوں گے۔

سوال نمبر 5۔ کیا مکمل سی ٹی ایس کارکردگی کو مختصر طور پر بیان کیا ممکن ہے؟

جواب: ہاں! سی ٹی ایس میں پیش کرنے والی بینک (اس کی برانچ) مائکر بینڈ پر ڈیٹا پڑھتی ہے (کیپچر کرتی ہے) اور اپنے کیپچر سسٹم (جو اسکینر کور بینکنگ اور وسائل پر مشتمل ہوتا ہے) سے بینک کے عکس کو لیتی ہے اور ڈیٹا و عکس کے معیار کا موازنہ کرتی ہے۔

سی ٹی ایس میں چیکوں کی سلامتی، حفاظت اور ڈیٹا کی عدم مستردگی، پیB کے عکس کی عدم مستردگی پبلک کی Đ اسٹرکچر (پی کے آئی) کے ایک اہم نقطہ کا 5 ن کا طر i لاگو کیا گیا ہے۔ ضرورت کے ایک حصہ کے طور پر پیش کرنے والی بینک ڈیٹا اور عکس کو کیپچر کرا اور اس پر دستخط کر و خفیہ کوڈ لکھ کر کلیر۔ ہاؤس بھیجتی ہے۔ وہاں سے یہ ادا

کرنے والی (پے اَ۔ بینگ) بینک کو بھیجا (ڈ انسمٹ) جاتا ہے۔ پیش کرنیوالی اور ادا کرنے والی بینکوں کو اس طریقۂ کار میں حصہ داری کے لئے ای۔ انٹرفیس مہیا کیا جاتا ہے جس کو کلیر۔ ہاؤس انٹرفیس کہتے ہیں اس انٹرفیس کے ذریعہ یہ بینکیں آپس میں پےB کے عکس اور ڈیٹا کو محفوظ طرi سے ای۔ دوسرے سے حاصل کر کے کلیر۔ ہاؤس کو بھیج دیتی ہیں۔

کلیر۔ ہاؤس ڈیٹا کو پروسیس کرتا ہے اور یہ ڈیٹا تصفیہ کے اعداد۔ پہونچتے ہیں اور ضروری ڈیٹا اور عکس ڈرائی بینک۔ بھیجا جاتا ہے اس کو پریزینٹیشن کلیر۔ کہتے ہیں۔ ڈرائی بینکیں کلیر۔ ہاؤس انٹرفیس کے ذریعہ کلیر۔ ہاؤس سے پےB کے عکس اور ڈیٹا حاصل کرتی ہیں اور پھر ادائیگی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ ڈرائی بینک سی ایچ آئی عدم ادائیگی والے ا2 ومنٹ اگر کوئی ہو تو اس کی رٹرن فائل بناتا ہے۔ رٹرن فائل/ڈیٹا جو ڈرائی بینکوں کے ذریعہ بھیجے جاتے ہیں واپسی کلیر۔ سیشن میں اسی عمل کو دوہراتے ہیں یعنی اسی طرi سے واپس پریزینٹنگ بینک کو ڈیٹا بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح سے کلیر۔ سائیکل (چکر) کو مکمل کیا جاتا ہے اور اس طرح سے پریزینٹیشن کلیر۔ اور اس سے%اہوا رٹرن کلیر۔ سیشن کو کامیاب پروسیس کیا جاتا ہے۔ اس پورے طریقۂ کار میں سی ٹی ایس تکنیک کا استعمال اصل پےB کی جگہ اس کے عکس کے ذریعہ ہی ادائیگی کا طرi اپنایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6۔ سی ٹی ایس کے ذریعہ کسی طرح کے پےB پریزینٹ کئے جا سکتے ہیں؟

جواب: سی ٹی ایس کے ذریعہ کلیر۔ کے لئے روایتی کلیر۔ اسٹرکچر اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسپیڈ کلیر۔ میں پیش کئے جانے پےB سی ٹی ایس میں بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ سی ٹی ایس میں اصل پےB کی جگہ پےB کا عکس استعمال ہوتا ہے اور اس میں علاقہ کی بندش کو ہٹا دیا جاتا ہے جو کہ پیپر پےB کلیر۔ کے ساتھ لگا ہوا ہے اس سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے گرڈ۔ سی ٹی ایس کلیر۔ کا تصور پیش کیا گیا ہے اور اس کو چنئی میں لاگو کر دیا گیا ہے گرڈ کلیر۔ کے تحت آنے والے علاقوں کے مراکز میں پےB ڈران کو مقامی کلیر۔ کی طرح کیا جائے گا۔

سوال نمبر 7۔ کیا اس سے صارفین کے لئے طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی ہوگی؟

جواب: نہیں! صارفین کے لئے کلیر۔ طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ صارفین اسی طرح سے پےB پیش کریں گے جیسے اب۔ کرتے آئے ہیں فرق صرف یہ ہوگا کہ ان کو ایسی سیاہی کا استعمال کرنا ہوگا جو عکسی دو & ہو۔ اس وقت ایسے صارفین جو سرکاری محکموں سے پیڈ ا2 ومنٹ حاصل کرتے ہیں ان کو پےB کے عکس ہی موصول ہوا کریں گے۔ تبدیل شدہ چیکوں کو سی ٹی ایس ماحول میں پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

سوال نمبر 8۔ بینک صارفین کو سی ٹی ایس کے کتنے فائدے ہیں؟

جواب: فائدے بہت سے ہیں۔ عکس اور تخفیف سے ا2 ومنٹ کو ادھر سے ادھر بھیجے جانے کا عمل رک گیا ہے۔ چیکوں کی نقل و حرکات کی وجہ سے تصفیہ کے عمل میں اور کلیر۔ سائیکل میں وقت کم لگتا ہے ا2 ومنٹ کے گم ہو جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ کلیر۔ سسٹم میں جغرافیائی حدوں کی بندش کو ہٹا دیا گیا ہے اور اس طرح مختلف اسکیموں کے ذریعہ الگ الگ طرi اپنانے کی جگہ ملکی پیمانہ پر ای۔ اسٹینڈرڈ کلیر۔ سسٹم وجود میں آیا ہے۔ چیکیں جاری کرنے والے کو بھی سی ٹی ایس سے فائدہ 5 ہے عکس کے استعمال سے چیکوں کو مختلف پوائنٹ پر ادھر ادھر کرنے سے نجات ملی لہٰذا کاغذی ا2 ومنٹ میں ہونے والی فریب دہی میں کافی کمی آئی کارپوریٹس کو اگر ضرورت ہے تو بینک پےB کی امیج (عکس) ان کو فراہم کر دیتا ہے۔ صرف عکس کی حرکت کی وجہ سے پیڈ پےB کے حصول میں کم وقت لگتا ہے اس کی وجہ سے پےB جاری کرنے والے کو اگر اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو یا فریب دہی کی گئی ہو تو پکڑنے میں آسانی ہو جاتی ہے وہ یہ کہ پےB کتنی رقم کا جاری تھا اور کتنی رقم نکالی گئی۔

سی ٹی ایس کی وجہ سے پےB کلیر۔ کے سارے عمل میں شفافیت پیدا ہو جاتی ہے۔ سی ٹی ایس اسٹنڈر 2010 کے تحت چیکوں میں کچھ خصوصی فیچرس کے تعارف جیسے ابھرے ہوئے خفیہ فیچرس بار کوڈ، خفیہ، لوگوز، واٹر مارک، ہولوگرام وغیرہ کی وجہ سے چیکوں کی فریب دہی میں بہت کمی آسکتی ہے۔ عکس کی وجہ سے شروعات میں ہی چیکوں کی فریب دہی میں بہت کمی آسکتی ہے۔ عکس کی وجہ سے شروعات میں ہی چیکوں کی فریب دہی پکڑ میں آجانے کی وجہ سے فزیکل چیکوں کی حرکت کی ضرورت ختم کرنے سے وقت اور لاگت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

سی ٹی ایس سے ہونے والے فائدے اختصار میں مندرجہ ذیل ہیں:

! ☆ کلیر۔ سائیکل کم ہونا

☆ بہتر جانچ اور C رہ عمل

☆ جغرافیہ حدود کی بندش نہیں

☆ بینکوں اور صارفین کو چیکوں کے عمل میں یکساں بہتری

☆ کاغذی کلیر۔ سے%ے ہوئے خطرات میں کمی

سوال نمبر 9۔ اگر صارف کسی وجہ سے اس کے ذریعہ جاری کئے ہوئے پےB کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو کیا اختیارات حاصل ہیں؟

جواب: سی ٹی ایس کے تحت فزیکل پےB پریزینٹنگ بینک کے پاس ہی رہتے ہیں اور یہ ادائیگی والی بینک کو نہیں بھیجے جاتے اگر صارف دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو پےB کی امیج (عکس) تصدیق شدہ دی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی صارف اپنے فزیکل پےB کو ہی دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو پریزینٹنگ بینک کو درخواست & بمع فیس دینا ہوگی۔ قانونی

ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پے ینٹنگ بینک جو پےB کو ٹرنکیٹ کرتا ہے کو فزp چیکوں کو 10 سال -محفوظ رکھنا چاہئے۔

سوال نمبر 10۔فیزکل چیکوں کے ڈ حصول اور پےB عکس بھیجنے سے یکسا M کیسے ہوگی؟

جواب:ہندوستان میں سی ٹی ایس نے مجوزہ عکسی خصوصیات کے لئے ای- واضح اصول جاری کیا ہے عکس میں ان خصوصیات کے اعلان میں کمی ہونے پر وہ مسترد کر دی جاتی ہیں۔چو è ادائیگی عکس کی C دکے لئے پےB پا ù (عمل درآمد) میں کیپچر سسٹم اور کلیر- ہاؤس انٹرفیس (پے ینٹنگ بینک) مرحلہ پر ہی اس کا اعادہ کیا جا ہے۔اس کے علاوہ اس کو (عکس کو) مختلف مرحلوں پر آئی کیو اے (امیج کوالٹی اسسمنٹ) طریقہ کار سے گزر ہوتا ہے۔مزید یہ کہ کلیر- ہاؤس میں بھی ہر انسمنٹ سے پہلے ہی آئی کیو اے کیا جا ہے۔پے ینٹنگ بینک کے ڈ دستخط کی تصویر لی جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کو کلیر- ہاؤس اور پھر ادا کرنے والی بینکوں کو بھیجا جا ہے۔اگر ادا کرنے والی بینک عکس کی کوالٹی سے مطمئن نہیں ہے وجہ کچھ بھی ہو تو وہ فزp ا 2 ومنٹ سے ہی ادائیگی کے طریقہ کار کی ما- کر سکتی ہے اس کے علاوہ نئے چیکوں میں سی ٹی ایس-2010 کے تحت کچھ خاص قسم کی سیکورٹی خصوصیات ڈالی گئی ہیں جس کی وجہ سے چیکوں کے عکس میں یکسا M لائی گئی ہے۔

سوال نمبر 11۔ہندوستان کے سیاق وسباق میں سی ٹی ایس میں عکس کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب:چیکوں کی تصویر کشی مختلف تکنیک پر منحصر ہے۔پےB کے عکس کالے سفید، سلیٹی ر- کے ہو h ہیں یہ نفع اور نقصان سے بھرے ہوتے ہیں کالی اور سفید تصاویر عکسی کے سائز کے حساب سے ہلکے ہوتے ہیں لیکن اس میں پےB میں پائے جانے والی سبھی خصوصیات دکھائی نہیں دیتی ہیں رنگین تصاویر مثالی ہوتی ہیں لیکن اس میں اسٹوریج M ورک بینڈ وتھ بڑھ جاتی ہیں۔سلیٹی ر- کی تصاویر درمیانی ہوتی ہیں۔ہندوستان میں سی ٹی ایس میں سلیٹی اور کالی سفید تصاویر کے مرکب کا استعمال ہوتا ہے۔ہر پےB کی تین تصاویر لی جاتی ہیں۔سامنے سے سلیٹی ا Ï ،سامنے ہی سے کالی،سفید اور پشت سے کالی سفید۔

سوال نمبر 12۔چیکوں کی تصاویر کیسے لی جاتی ہیں؟

جواب:چیکوں کی تصاویر اسکینر کے ذریعہ لی جاتی ہیں۔اسکینر فوٹو کاپی مشین کی طرح کام کرتا ہے اس میں روشنی تنگ راستہ سے ڈاکومنٹ پر منعکس کرائی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے سینسر ریفلیکشن کو مختلف زاویہ سے روشنی کی پٹی کے ساتھ ماپتے ہیں۔ہر ڈاٹ کے عکس کو 2 کہتے ہیں تصاویر کو کالے،سفید،سلیٹی ا Ï اور دوسرے کلرس کی C دیر خانوں میں † جا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ 2 ڈ w میں کیسے تبدیل ہوتے ہیں۔سلیٹی ا Ï تصویر حاصل کرنے کے لئے 2 کو کالی اور سفید شیڈ کے درمیان رینج پر چھا جا ہے۔اس طرح پےB کی مکمل تصویر سلیٹی، ہلکے اور گہرے جو سورس کے ر- پر منحصر ہیں ماپی جاتی ہیں۔کالی اور سفید تصاویر کے معا5ت میں دو رنگوں کی C دیر میپنگ کی جاتی ہے اور یہ کنٹرا & (ú یں فرق) وw پر منحصر ہے کالی اور سفید تصاویر کو بائنری امیج کہتے ہیں۔

سوال نمبر 13۔M ورک پر بھیجے جانے والے ڈ اور عکس کیسے محفوظ ہوتے ہیں؟

جواب:سیکورٹی،سالمیت،تعلق اور مستندگی سے ڈ اور عکسی پے ای- بینک سے پے ای بینک- پہو نے میں (پی کے آئی) پبلک کی Ð اا سٹرکچر کی مدد سے یقینی بنایا جا ہے۔سی ٹی ایس آئی ٹی ا I 2000 کی سبھی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔اس میں پے ینٹنگ بینک کو لازم ہے کہ وہ شروعات میں ہی عکس اور ڈ پر دستخط کرے۔کیپچر- Âم میں پورے عمل کے دوران پی کے آئی کا استعمال کیا جا ہے یعنی پے ینٹنگ بینک کلیر- ہاؤس اور ڈرائی بینک میں۔پی کے آئی اسٹینڈرڈس ا I اور سی اے (کنٹرولر آف سر e ٹنگ اتھارٹی) کے نوٹیفکیشن کے عین مطابق ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 14۔پےB کی معیار $ (اسٹینڈرڈ) اور سی ٹی ایس 2010 معیار کے کیا مطلب ہیں؟

جواب:چیکوں کی پرو ù کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لئے پےB کا سائز، مائکر یٹی، کاغذ کی کوالٹی وغیرہ ہی کو پےB کا معیار (اسٹینڈرڈ) کہتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ بینکیں چیکوں میں طرح طرح کے ڈیزائن۔پہچان کے ¶ت۔پٹیوں میں تبدیلی وغیرہ کرتی رہتی ہیں۔چیکوں کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے بینکیں مختلف قسم کے سیکورٹی فیچرس ان میں ڈالتی ہیں۔بینکیں اب فر$ دہی سے بچنے کے لئے ملٹی سٹی پےB اور ایسے پےB جو ملک کے کسی بھی حصہ میں موجود بینک میں ادائیگی کے قابل ہوں، جاری کر رہی ہیں۔سی ٹی ایس اور اسپیڈ کلیر- نے ہر دلعزیزی (پولرٹی) میں اضافہ کر دیا ہے اس سے بینکنگ سسٹری میں بینکوں اور صارفین کے مابین u نگت پیدا ہوگئی ہے۔ریزرو بینک نے ای- ورک بنایا تھا جو اس بات کی جانچ کر رہا ہے چیکوں میں مزید سیکورٹی فیچرس بڑھائے جا N اور چیکوں کو اور معیاری بنایا جائے۔اس کی سفارش کے مطابق کچھ خاص ہدف چیکوں کو مزید معیاری بنانے کے لئے اپنائے گئے ہیں۔کاغذ کی کوالٹی میں اور بہتری۔واٹر مارک میں بہتری بینک کا لوگو صاف روشنائی میں بہتر فوٹو گرافی لائق وغیرہ اور چیکوں میں فیلڈ پلیسمنٹ کو معیاری بنانا شامل ہے۔اس کے علاوہ بینکوں کو اپنی ضروریات اور خطرات سے بچنے کے لئے فیچرس کے تعارف سے بینکوں کے ذریعہ چیکوں میں نہ صرف یکسا M آئے گی بلکہ یہ پے ینٹنگ بینکوں کو ڈرائی بینکوں کے چیکوں کو پرو ù کے دوران اسکروٹنی اور پہچان میں مددگار $ ہوگا۔سیکورٹی فیچرس میں مماثلت چیکوں میں ہونے والے فراڈس (فر$ دہی) کو روکے گی جبکہ چیکوں پر فیلڈ پلیسمنٹ کی وجہ سے آپٹیکل/امیج پہچان تکنیک کے استعمال میں بہتری آئے گی۔ان & کو کل5 کر' سی ٹی ایس 2010 اسٹینڈرڈ'' کہتے ہیں۔اس نئے اسٹینڈرڈ کو اپنانے کے لئے انڈین بینک ایسوسی c (آئی بی اے) نیشنل پیمنٹ کارپورc آف انڈیا (این پی سی آئی) آپس میں ل میل بنائے ہوئے ہیں۔اس کے مطابق بینکوں کے ذریعہ پےB جاری کرنے سے پہلے ان کو این پی سی آئی ٹیسٹ کر کے تصدیق کرتا ہے اس کے بعد ہی پےB صارفین کو دیئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 15۔پےB پر تبدیل/صحیح کرنا وغیرہ سے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

جواب: چیکوں میں فریب دہی روکنے کے لئے پیB پر تبد~/غلطی ٹھیک کرنے وغیرہ کی ممانعت سے متعلق کچھ ہدایت جاری کی گئی ہیں جس سے صارفین اور بینکوں کو بھی حفاظت مل سکے۔ رزخ میں تبد~ کے علاوہ (اگر ضروری ہوتو) پیB میں کسی قسم کی تبد~ وتصحیح نہیں ہے۔ م میں تبد~ رقم میں تبد~ (خواہ اعداد میں ہو یا حروف میں) وغیرہ کے لئے صارف کو دوسرے پیB کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے بینکوں کو فراڈ پکڑنے میں مدد ملے گی۔ یہ ممانعت سی ٹی ایس نظام میں دسمبر 1، 2010 سے لاگو ہوگئی ہے۔ دوسرے طرح کے کلیرنگ طریقوں میں بھی لاگو نہیں ہے۔

سوال نمبر 16۔ بینک اور صارفین کو فراڈ سے بچنے کے لئے کس طرح کی احتیاط کی ضرورت ہے؟

جواب: بینکوں/صارفین کو ''سی ٹی ایس 2010'' چیکوں کا استعمال کرنا چاہئے یہ نہ صرف تصویر دوست ہیں بلکہ ان میں زیادہ سیکورٹی فیچرس ہیں۔ صارفین کو چاہئے کہ وہ اپنے بینکوں سے ''سی ٹی ایس 2010'' والے پیB کی درخواست کریں۔ صارفین کو پیB پر گہرے رنگ کی سیاہی کا استعمال کرنا چاہئے اور تبد~/تصحیح سے بچنا چاہئے۔ غلطی ہونے پر نئے پیB کا استعمال کرنا چاہئے۔ بینکوں کو بھی چاہئے کہ وہ اسٹیمپ (مہر) لگاتے وقت دھیان رکھیں کہ (اسٹیمپ) رزخ۔ پے ای م، رقم یا دستخط پر نہ لگا N سکے۔ کی مہروں وغیرہ کا استعمال C دی پہچانوں پر نہیں کریں کہ ان کی تصویر صاف طور پر Ã آئے۔ اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ اسکیننگ پر وسیس میں پیB کی ضروری پہچان 3 کیپچر ہو سکیں اس معاملہ میں بینک اور صارف دونوں کو ہی احتیاط رکھنا چاہئے۔

سوال نمبر 17۔ وہ کون سے طریقے i ہیں جن کے ذریعہ بینکیں سی ٹی ایس میں شرکت کر سکتی ہیں۔

جواب: دو طریقے i ہیں جن سے بینکیں سی ٹی ایس میں شرکت کر سکتی ہیں۔

(الف) سیدھی ممبر شپ: بینکیں سیدھے طور پر ایک ممبر کی حیثیت سے شریک ہو سکتی ہیں بشرطیکہ ان کا تصفیہ کرنے والی بینک سے اکاؤنٹ ہو اور وہ سی ٹی ایس میں شرکت کے لئے C دی ڈھانچہ (ضروری Đ اسٹرکچر) ہو۔

(ب) بالواسطہ/ذیلی ممبر شپ: بینکیں کسی ڈائریکٹ ممبر کی ذیلی ممبر یا بالواسطہ ممبر کی حیثیت سے ان کے Đ اسٹرکچر کا استعمال کرتے ہوئے شرکت کر سکتی ہیں۔ ایسے میں بالواسطہ/ذیلی ممبر کے لین دین کا تصفیہ یا تو سیدھے طور پر یا ڈائریکٹ ممبر کے ذریعہ اپنے لین دین کا تصفیہ کرا سکتی ہیں۔

سوال نمبر 18۔ کیا سی ٹی ایس میں شریک ہونے والی بینکوں کے لئے Đ اسٹرکچر ضروریات یکساں ہیں؟

جواب: بینکوں کے لئے سی ٹی ایس میں شرکت کی Đ اسٹرکچر ضروریات میں اہم ہے بینک گیٹ وے کی کلیرنگ ہاؤس سے کنکٹیوٹی جس میں مجوزہ ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر سی ٹی ایس طریقۂ کار میں ضروری ہے۔

ریزرو بینک ممبر بینکوں کو سی ایچ آئی (سافٹ ویئر) فراہم کرتا ہے۔ بینکوں کو اپنے طور پر ہارڈ ویئر اور کچھ دوسرے سافٹ ویئر جیسے آپریٹنگ سسٹم، ڈیٹا بیس اور تیسری پارٹی سافٹ ویئر لگانا ہوتے ہیں۔ ان کو کیپچر سسٹم کے لئے اپلیکیشن سافٹ ویئر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

بینکوں کو چیکوں کے حجم (والیوم) کے حساب سے اپنے یہاں ہارڈ ویئر کی ضرورت ہوتی ہے ہے چیکوں کے حجم کے مطابق سی ایچ آئی کو چار طرح کی قسموں میں بانٹا ہے۔ اور ہر کٹیگری کے لئے الگ الگ ہارڈ ویئر کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہر بینک کی بینڈ وتھ ضروریات مختلف عناصر (فیکٹر) کی C پر ہوتی ہیں جیسے زیادہ سے زیادہ چیکوں کی آمد اور بھیجنا۔ تصاویر کا اوسط۔ نیٹ ورک کی تیزی وغیرہ اس کے علاوہ مستقبل کی ضروریات کو بھی بینڈ وتھ کی ضروریات کا تخمینہ لگاتے وقت مد نظر رکھا جاتا ہے۔

سوال نمبر 19۔ کیا پیB ٹرنکیشن سسٹم کو قانونی منظوری حاصل ہے؟

جواب: نیگوشی ایبل انسٹرومنٹ ایکٹ 1881 نیز بینک ریگولیشن ایکٹ کی دفعہ 6 اور (4) میں ترمیم کے ساتھ ہی چیکوں کے ٹرنکیشن کو قانونی منظوری حاصل ہوگئی ہے۔

سوال نمبر 20۔ اگر مزید وضاحت کی ضرورت ہو تو کس سے رجوع کیا جائے؟

جواب: مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل مضمرات سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

(1) جنرل منیجر نیشنل کلیرنگ سیل، ریزرو بینک آف انڈیا، 7 واں فلور، جیون بھارتی بلڈنگ، کناٹ پلیس، نئی دہلی-110001

(2) چیف ایگزیکیوٹو آفیسر نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا، سی 9، 8 واں فلور، جیون بھارتی بلڈنگ، کناٹ پلیس، نئی دہلی-110001